کانگریس پارٹی کا میڈیا میں دھماکہ

27 جنوری 2014

جانب ارون جیٹلی

راجیہ سبھا میں حزب اختلاف کے لیڈر

2014 کے عام انتخابات میں ابھی تین مہینے باقی ہیں۔ انتخابات کئی مرحلوں میں ہوں گے، ابھی امید کی جارہی ہے کہ الیکشن کا اعلان جاری ہونے کے ساتھ ہی مارچ کے آخر تک انتخابی مہم زور پکڑے گی اور اپریل مئی تک جاری رہے گی۔ لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ کانگریس پارٹی کے الیکشن سے متعلق اشتہار ٹیلی ویژن اور دیگر مقامات پر جنوری سے نظر آنے لگے۔ الیکشن کا اشتہار دینا کافی مہنگا ہے۔ اشتہار کے معمولی خرچ کے علاوہ اشتہار کی قیمتوں پر متعدد ذرائع کو انتخابی مفاد کے طور پر رکھا گیا ہے۔ اس کی وجہ سے قیمتیں کافی بڑھ گئی ہیں۔ عام طور پر نامزدگی داخل کیے جانے کے ساتھ اشتہار شروع ہوتے ہیں اور تشہیر کے دو ہفتے بعد ان میں تیزی آتی ہے۔

ظاہر ہے اگر اشتہار چار مہینے میں کیا جانا ہے تو اس کے لیے کانگریس پارٹی نے اشتہار کے لیے وافر مقدار میں بجٹ تیار کیا ہے۔ اس کے علاوہ تجویز کردہ اشتہار کے پیغام کی چیزیں عجلت میں ڈالنے والی ہیں۔ پارٹی نے وزیر اعظم کا امیدوار کا اعلان نہیں کیا ہے۔ اس کے باوجود انتخابی مہم ایک شخص پر مرکوز ہے۔ جو پردے کے پیچھے' کانگریس پارٹی کا امیدوار ہے۔ اب تک اشتہار میں موجودہ وزیر اعظم کا کوئی ذکر نہیں ہوا ہے۔ یو پی اے سرکار کے کام کاج کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہاں تک کہ کانگریس پارٹی کی صدارت کا ذکر تک نہیں ہوا۔ پوری انتخابی مہم راہل گاندھی پر مرکوز ہے۔ لیکن پھر بھی وہ وزیر اعظم کے عہدے کے امیدوار نہیں ہیں۔ (چونکہ پارٹی نے رسمی طور پر امیدوار کا اعلان نہیں کیا ہے) تو پھر انتخابی تشہیر ان کے اوپر کیوں مرکوز ہے۔

اس کا جواب صاف ہے کانگریس یہ بات قبول نہیں کرنا چاہتی کہ وہ راہل گاندھی کو رسمی طور پر وزارت عظمی کے امیدوار کے طور پر پیش کر رہی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ برعکس نتائج انھیں جواب دہ بنا دیں۔ اس لیے وہ ایک متبادل حکمت علی اپنا کر قانونی طور پر امیدوار بنانے کے بجائے حقیقت میں امیدوار بنا رہی ہے۔ اگر نتائج مثبت رہے تو اس کا سہرا راہل گاندھی کو دے دیا جائے گا اور اگر نتائج ان کے حق میں نہیں رہے تو ٹھیکرا کانگریس کے سر پھوڑ دیا جائے گا۔ پارٹی نے کچھ دن قبل تردید کی تھی کہ اس نے راہل گاندھی کی شبیہ سلامت رکھنے کے لیے بڑی رقم طے کی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اس کا اس طرح سے تردید صرف پاکھنڈ ہے۔ کیا صرف اشتہار سے ہی شبیہ بنائی جاسکتی ہے۔ جو الیکشن میں امیدوار بنائے جانے والے شخص کے کام کاج کے مطابق نہیں ہے؟ ایسے بہت سے لیڈر ہیں جو اچھے لگتے ہیں۔ جب سب کچھ اچھا چل رہا ہوتا ہے تو نامناسب حالات میں وہ تاش کے پتوں کی طرح بکھر جاتے ہیں، اشتہار سے قابل فروخت چیزیں ہی بک سکتی ہیں اور کچھ نہیں۔